تذکیر و تانیث

عربی اور سنسکرت کی طرح اردو میں بھی الفاظ کی تذکیر و تانیث پائی جاتی ہے اور اگرچہ خود فارسی میں تذکیر و تانیث کا امتیاز نہیں ہے لیکن فارسی کے جو الفاظ اردو میں آگئے ہیں ان کو بھی اردو میں مذکر یا مونث قرار دیا گیا ہے بہرکیف اردو میں تذکیر و تانیث کی پابندی کو ملحوظ رکھے بغیر گزارا نہیں۔

جانداروں کی تذکیر وتانیث اصلیت پر مبنی ہے۔ لیکن بے جان اشیا کی تذکیر وتانیث محض فرضی ہے۔ ماہرین اردو بالخصوص شعراء نے جس طرح مناسب سمجھا بے جان اشیاء کی تذکیر وتانیث کو مقرر کردیا۔

اگرچہ ایسے قانون تذکیر وتانیث کی پابندی عام طور پر کی جاتی ہے۔ لیکن بایں ہمہ یہ امر واقع ہے کہ بہت سے ایسے ناموں کی تذکیر وتانیث اب ایک مختلف فیہ ہے۔ تمثیل کے طور پر سانس

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد

سینے میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد

حضرت ظفر نے بھی سانس کو مؤنث باندھا ہے

تو چلے گی دشت وحشت میں ہمارے ساتھ کیا

دو قدم میں سانس تیری اے صبا چڑھ جائے گی

حضرت داغ سانس کو مذکر قرار دے رہے ہیں

دیکھنے کو ترے ایک سانس لگا رکھا ہے

ورنہ بیمار غم ہجر میں کیا رکھا ہے

اسی طرح اور بہت سے ناموں کی تذکیر و تانیث مختلف ہے۔ فرضی تذکیر و تانیث بنانے کا قطعی قاعدہ در اصل اب تک مقرر نہیں۔ کبھی ناموں کی سبکی اور گرانی پر تذکیر و تانیث کا فیصلہ کردیا جاتا ہے اور کئی مرتبہ صرف قافیہ پیمائی کی رعایت سے کسی جنس کو نامزد کر دیتے ہیں۔

ضرورت شعری ، رعایت لفظی اور بالعموم اوزان کا بھی تذکیر و تانیث پر زیادہ اثر پڑتا ہے ۔ اکثر کسی لفظ کے آخری حرف کی بنا پر تذکیر و تانیث مقرر کی جاتی ہے ۔

1۔ جن اسموں کے آخر میں "ی" ہو وہ عام طور پر مؤنث ہوتے ہیں۔ جیسے: ٹوپی۔ مولی۔ چھڑی۔ ٹوکری۔ روٹی۔ سیڑھی۔ البتہ موتی، گھی ، دہی ، پانی مذکر ہیں۔

2۔ جن اسمائے مصغر کے آخر میں "یا" ہو وہ مونث بولے جاتے ہیں۔ جیسے: پڑیا۔ ڈبیا ۔ لٹیا۔ کٹیا

3۔ ایسے سہ حرفی عربی الفاظ جن کے آخر میں "الف" ہو مونث بولے جاتے ہیں ۔ جیسے

ادا , وفا جفا , عطا، سخا، رضا، حیا، قضا، خطا ،ثنا، شفا، دغا، دعا

4۔ جن الفاظ کے آخر میں "ہ" ہو بالعموم مؤنث آتے ہیں۔ جیسے راہ، نگاہ، درگاہ، بارگاہ، چراگاہ، تنخواہ، پناہ، خانقاہ، توجہ، توبہ، سمجھ، بوجھ، ٹوہ، جگہ، راکھ، ساکھ

5۔ تمام زبانوں کے نام مونث ہوتے ہیں۔ جیسے اردو، فارسی، انگریزی، عربی، بنگالی، ہندی، پشتو

6۔ تمام نمازوں کے نام مونث ہوتے ہیں۔ جیسے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء

7۔ تمام آوازیں مونث ہوتی ہیں۔ بادل کی گرج، کوئل کی کوکو، مکھیوں کی بھنبھناہٹ، ہوا کی سرسراہٹ

8۔ بعض اسماء جسامت میں بڑا ہونے کی بنا پر مذکر بولے جاتے ہیں۔ لیکن جب ان کے آخر میں یائے معروف (ی) لگا کر انہیں اسم مصغر میں بدل لیا جائے تو مونث بن جاتے ہیں۔ جیسے: تھیلا، ٹوکرا، صندوقچہ، تختہ، پہاڑ، ہتھوڑا پیالہ مذکر ہیں۔ اور تھیلی، ٹوکری، صندوقچی، تختی، پہاڑی، ہتھوڑی، پیالی مونث ہیں۔

9۔ جن اسمائے کیفیت یا حاصل مصدوں کے آخر میں "ت، ی، گی، ش" ہو وہ عموماً مونث ہوتے ہیں۔ جیسے: شرافت، ندامت، بہادری، نیکی، بدی، دیوانگی، مردانگی، کوشش، بخشش

10۔ جن اسموں کے آخر میں "آئی" آئے وہ عموماً مونث ہوتے ہیں۔ جیسے: اچھائی، برائی، رنگائی، دھلائی، پڑھائی، اترائی

11۔ جن اسمائے کیفیت کے آخر میں "او"، "پن" آئے وہ عموماً مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے: جھکاؤ،

12۔ تمام براعظموں ملکوں شہروں کے نام مذکر ہیں۔ جیسے: ایشیا، یورپ، افریقہ، امریکہ، پاکستان، ایران، افغانستان، ہندوستان، گجرات، پشاور، لاہور، حیدرآباد (دہلی کو مونث بولتے ہیں اور دہلی کو مذکر)

13۔ تمام پہاڑوں، سمندروں، اور دریاؤں کے نام مذکر ہیں جیسے کوہ ہمالیہ، کوہ سلیمان، کوہ ہندوکش، بحرالکاہل، بحر اوقیانوس، بحر ہند، دریائے سندھ، دریائے جہلم، دریائے چناب جبکہ گنگا، جمنا مونث ہیں۔

14۔ تمام سیاروں کے نام مذکر ہیں۔ جیسے: چاند، سورج، زہرا، مشتری، عطارد، زحل۔مریخ۔ لیکن زمین مونث ہے۔

15۔ تمام دھاتوں کے نام مذکر ہیں۔ جیسے: سونا، تانبا، پیتل مگر چاندی مونث ہے۔

16۔ تمام مہینوں اور دنوں کے نام مذکر ہیں۔ جیسے: محرم، سفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد، ذوالحجہ، اور جمعہ، ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ مگر جمعرات مونث ہے۔

17۔ اردو میں انگریزی کے جو الفاظ مستعمل ہیں۔ ان کی تذکیر و تانیث کے معاملے میں اردو کے مستند ادیبوں کی پیروی کی جاتی ہے۔ مثلاً بائیسکل، پارٹی، میٹنگ، رجمنٹ، لاری، ڈیٹ، اپیل، کاپی، ٹیوب پیسٹ، گلاس، لائن مونث استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسٹیشن، ٹکٹ، سٹول، کمیشن، ایڈیشن، فوٹو، آفس، گیٹ، ڈپو، بل مذکر بولے جاتے ہیں۔

18۔ مندرجہ ذیل اسماء مذکر ہیں:

قلم، اخبار، تار، ہوش، مزاج، عیش، قبض، دہی، درد، پرہیز، مرہم، جھاگ، مرض، ماضی، رتھ، پیاز، گوند، چرچا، کھوج، گھاٹ، انجیر، میل، خلعت، بوریا کلام، ایثار، انتظار، غار، سر، لالچ، کھیل

19۔ مندرجہ ذیل اسماء مونث ہیں:

سائیکل، ناک، گیند، چھت، معراج، تپ، ڈکار، راہ، پتنگ، آواز، کیچڑ، گھاس، جامن، اردو، شراب، جھاڑو، بکواس، دوا، سوچ، بسم اللہ، دسترس، وعظ، بارود، ترازو، محراب، میز، جنگ

20۔ مندرجہ ذیل الفاظ مذکر اور مونث دونوں طرف مستعمل ہیں۔ آغوش، نقاب، سانس، غور، طرز، فاتحہ، نشاط، زنار، متاع، مالا، املاء، موٹر، آب و گل، نشوونما، گزند

سوال نمبر۔1 قلم، حیا، کیچڑ، اور املا کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہوجائے۔

جواب۔ قلم: تمہارا قلم کہاں ہے؟ (مذکر)

حیا: تمہیں حیا نہیں آتی (مونث)

کیچڑ: بارش کی وجہ سے بازار میں کیچڑ تھی۔ (مونث)

املا: مریم کی املا کی غلطیاں بہت کم ہیں (مونث)

سوال نمبر2۔ لغت، قضا، میدان اور جھاڑو کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہوجائے۔

جواب۔ لغت: فیروز سنز کی لغت بہت مشہور ہے۔ (مونث)

قضا: قضا آتی ہے تو سب تدبیریں الٹی ہوجاتی ہیں۔ (مونث)

میدان: ہمارا کھیل کا میدان بہت وسیع رقبہ پر محیط ہے۔   (مذکر)

جھاڑو: میری جھاڑو کے تنکے کس نے نکالے ہیں۔   (مونث)

سوال نمبر 3۔ اخبار، جوش، الفت اور آواز کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ تذکیروتانیث واضح ہوجائے۔

جواب۔   اخبار: آج کا اخبار ابھی تک نہیں آیا   (مذکر)

جوش: نوجوانوں کا جوش اگر مثبت ہو تو بہت قیمتی ہے۔   (مذکر)

الفت: میری الفت کا ثبوت میرا آثار ہے۔   (مونث)

آواز: آمنہ کی آواز بہت سریلی ہے۔   (مونث)

سوال نمبر 4۔ درد، ضد، خواب، اور رجائیت کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں گے ان کی تذکیروتانیث واضح ہو جائے۔

جواب۔   درد: میرے کان میں درد ہوہا ہے۔   (مذکر)

ضد: اولاد کی ضد پوری کرنا والدین کے لئے ناممکن ہے۔   (مونث)

خواب: میں نے کل رات خواب دیکھا (مذکر)

رجائیت: بدترین حالت میں بھی اکبر کی رجائیت قائم رہی۔ (مونث)

سوال نمبر5۔ مقولہ،پیوند، افراتفری اور روگ کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کی تذکیروتانیث واضح ہوجائے۔

جواب۔ مقولہ: ہمیں عمدہ اور آزمودہ مقولہ پر عمل کرنا چاہیے۔ (مذکر)

پیوند: آمنہ نے اپنے دوپٹے کوپیوند لگایا۔ (مذکر)

افراتفری: آج کل افراتفری مچی ہوئی ہے (مونث)

روگ: اکبر کو عشق کا روگ لگ گیا ہے (مذکر)

سوال نمبر6۔ مثنوی، خوش دامن، شدت اور قلم کو جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ چاروں لفظوں کی تذکیروتانیث واضح ہوجائے

جواب۔ مثنوی: علامہ اقبال نے مثنوی اسرار خودی لکھی ہے (مونث)

خوش دامن: اکبر کی خوش دامن کا انتقال ہو چکا ہے (مونث)

شدت: بڑی شدت کی سردی پڑ رہی ہے (مونث)

قلم: تمہارا قلم کہاں ہے (مذکر)

سوال نمبر7: راوی، کراچی، بانگ درا، اور بلبل کو جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کے چاروں لفظوں کی تذکیر وتانیث واضح ہوجائے۔ جواب۔ راوی: دریائے راوی تقریباً خشک ہو چکا ہے (مذکر)

کراچی: میں نے کراچی دیکھا ہوا ہے (مذکر)

بانگ درا: بانگ درا کئی مرتبہ چھپ چکی ہے۔ (مونث)

بلبل: باغ میں بلبل اداس بیٹھا تھا (مذکر)

سوال نمبر8۔ سمت، فلک، شرم، اور نقاب کو جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ چاروں لفظوں کی تذکیر وتانیث واضح ہوجائے۔

جواب۔ سمت: میرے گھر کے مشرق کی سمت مسجد ہے۔ (مونث)

فلک: فلک بہت خوبصورت دکھائی دے رہا ہے۔ (مذکر)

شرم: حضرت فاطمہ کی شرم و حیا خدا سب بیٹیوں کو نصیب فرمائے (مونث)

نقاب: نرس نے اپنے چہرے پر جراحی کا نقاب چڑھایا ہوا تھا (مذکر)

سوال نمبر9۔ اخبار، مرض، حیا، خواب کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ چاروں لفظوں کی تذکیر و تانیث واضح ہوجائے۔

جواب۔ اخبار: آج اخبار نہیں آیا۔ (مذکر)

مرض: مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی (مذکر)

حیا: اللہ تعالیٰ حضرت فاطمہ جیسی حیا سب بیٹیوں کو عطا کرے (مونث)

خواب: مجھے آج ڈراؤنا خواب آیا۔ (مذکر)

سوال نمبر10۔ جھاڑو، تار، اور میز کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں گے ان کی تذکیر و تانیث واضح ہوجائے۔

جواب۔ جھاڑو: میری جھاڑو کے تنکے کس نے نکالے ہیں (مونث)

تار: آج کل بجلی کے تار بہت مہنگے ہیں (مذکر)

میز: یہ میز بہت خوبصورت ہے۔ (مونث)

سوال نمبر 11۔ مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال کیجئے جن کی تذکیر تانیث کا فرق واضح ہو جائے۔

دہی، املا، برق، قلم

جواب۔ دہی: یہ دہی کھٹا ہے۔ (مونث)

املا: اس کا املا اچھا ہے۔ (مذکر)

برق: گھوڑے کی رفتار برق جیسی ہے۔ (مونث)

قلم: اس کا قلم اچھا ہے۔ (مذکر)

سوال 12۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔ روگ، افراتفری، برق، حیا

جواب۔ روگ: روگ کو زندگی کا حصہ نہیں بننے دینا چاہیے۔ (مذکر)

افراتفری: افراتفری میں کام ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔ (مونث)

برق: گھوڑے کی رفتار برق جیسی ہے۔ (مونث)

حیا: عورت شرم و حیا کا پیکر ہے۔ (مونث)

سوال نمبر13۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔ نیک نامی، وفا، اخبار، اردو

جواب۔ نیک نامی: وہ اپنی نیک نامی کی وجہ سے مشہور ہے (مونث)

وفا: عورت وفا کا پیکر ہے۔ (مونث)

اخبار: آج کا اخبار ابھی تک نہیں آیا (مذکر)

اردو: اس نے اردو کی کتاب خریدی۔ (مونث)

سوال نمبر14۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجئے کہ تذکیروتانیث کا فرق واضح ہو جائے ۔ خواب، مرض، بلبل ضد

جواب۔ خواب: علامہ اقبال کی شاعری نے مسلمانان ہند کو خواب غفلت سے بیدار کیا (مذکر)

مرض: سگریٹ نوشی سرطان جیسے موذی مرض کا باعث بنتی ہے۔ (مذکر)

بلبل: بلبل درخت پر رہتی ہے۔ (مونث)

ضد: ضد کرنی اچھی عادت نہیں (مونث)

سوال 15۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہوجائے۔ شان، پانی، اثر، روح

جواب۔ شان: بادشاہ کا قافلہ بڑی شان و شوکت سے گزرا۔ (مونث)

پانی: پانی اپنی سطح ہموار رکھتا ہے۔ (مذکر)

اثر: دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے (مونث)

روح: روح کی تسکین کے لئے ہمیں اللہ کی عبادت کرنی چاہئے (مونث)

سوال نمبر 16۔ راکھ ،پیوند، روگ اور تار کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہوجائے۔

جواب۔ راکھ: دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے پوری فیکٹری کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا

(مذکر/ مونث)

راکھ: اب بجھی راکھ کی چنگاریاں کریدنے کا کوئی فائدہ نہیں (مذکر/مونث)

پیوند: مرزا غالب کی سائیکل کے اگلے پہیے کے ٹائر میں ایک بڑا پیوند لگا تھا (مذکر)

روگ: منشیات کا مکمل خاتمہ صرف حکومت کے بس کا روگ نہیں (مذکر)

تار: بجلی کا تار ٹوٹنے سے بہت سا جانی نقصان ہوا (مذکر)

سوال نمبر17۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملے میں اس طرح استعمال کریں کہ تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔ بخار، گھونسلہ، دھمک، قصیدہ

جواب۔ بخار: گزشتہ ہفتے سے سلیم کو ہر روز ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔ (مذکر)

گھونسلہ: ایک چڑے چڑیا نے ایک اونچی کوٹھی میں اپنا گھونسلہ بنایا تھا

(مذکر)

دھمک: ٹینک کے گزرنے کی دھمک کافی دور سے محسوس کی جا رہی تھی (مونث)

قصیدہ: غالب نے بادشاہ کی شان میں قصیدہ لکھا (مذکر)

سوال نمبر18۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ تذکیروتانیث واضح ہوجائے۔فرش، اوزار، تارکول، غذا

جواب۔ فرش: چڑیا کے گھونسلے کا فرش سوت سے تیار ہوا تھا

(مذکر)

اوزار: اسلم نے ناخن تیز کرنے کے اوزار خریدے۔ (مذکر)

تارکول: سائیکل کی رفتار ایسی تھی جیسے تارکول زمین پر بہتا ہے۔

(مذکر)

غذا: متوازن غذا انسانی بدن کے لیے مفید ہوتی ہے۔ (مونث)